66074 ـ کیا پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص نماز باجماعت ادا کر سکتا ہے ؟

سوال

میرے خاندان میں ایك شخص پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہے، کیا اس کے نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، یا کہ وہ اکیلا نماز ادا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

پیشاب مستقل اور مسلسل جاری رہے اس طرح کہ نماز اور وضوء کے وقت بھی نہ رکتا ہو، ایسے شخص کے لیے حکم یہ ہے کہ وضوء کرے اور انڈرویر وغیرہ پہن لے تا کہ پیشاب سارے لباس میں نہ پھیلے، نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرے اور پھر سب لوگوں کی طرح باجماعت نماز ادا کرے.

لیکن اگر مسجد میں گندگی پھیلنے کا خدشہ ہو تو اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا حلال نہیں، بلکہ اگر میسر ہو تو وہ گھر میں نماز باجماعت ادا کرے یا پھر اکیلا ہی ادا کر لے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" مستحاضہ عورت اور پیشاب کی بیماری والا شخص مسجد میں ٹھر اور وہاں سے گزر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلنے کا خدشہ نہ ہو؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایك زوجہ متحرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا اور وہ استحاضہ کی حالت میں تھی، اور سرخی اور زردی دیکھتی، اور بعض اوقات وہ نماز ادا کر رہی ہوتی تو ان کے نیچے برتن رکھا ہوتا تھا "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

چنانچہ اگر مسجد گندی ہونے کا خدشہ ہو تو اسے مسجد میں سے گزرنے کا حق نہیں؛ کیونکہ مسجد اس سے صاف

رہنی چاہیے جس طرح پیشاب سے اسے صاف رکھا جاتا ہے، اور اگر حائضہ عورت کا مسجد سے گزرنے کی بنا پر مسجد گندی ہونے کا خدشہ ہو تو اسے مسجد سے گزرنے کا حق نہیں " انتہی باختصار.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (1 / 201).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں لکھتے ہیں:

" مسجد میں نجاست لے جانی منع ہے، جس کے بدن میں نجاست لگی ہو یا اسے زخم ہو جس سے مسجد میں گندگی پیھلنے کا خدشہ ہو تو اس شخص کے لیے مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، لیکن اگر گندگی پھیلنے کا خدشہ نہ ہو تو پھر حرام نہیں، ان مسائل کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ مساجد میں پیشاب اور گندگی وغیرہ کے لیے نہیں، بلکہ یہ مساجد اللہ تعالی کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے ہیں "

او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

اسے مسلم نے روایت کیا ہے. انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (2 / 177).

دوسری حالت:

اس کا پیشاب وضوء اور نماز کے وقت تك رکتا ہو، مثلا جس کے متعلق علم ہو کہ قضاء حاجت کے بعد پیشاب کچھ دیر کے لیے رك جاتا ہے، تو ایسے شخص کے لیے پیشاب رکنے کے وقت تك نماز مؤخر کرنی لازم ہے، چاہے ایسا کرنے سے نماز باجماعت ادا نہ ہو سکے.

اس وقت اسے چاہیے کہ وہ اگر میسر ہو سکے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز ادا کرے تا کہ نماز باجماعت کا ثواب حاصل ہو سکے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج سوال کیا گیا:

ایك شخص پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہے، اور پیشاب کے بعد کچھ دیر کے لیے پاك صاف رہتا ہے، اگر وہ پیشاب رکنے کا انتظار کرے تو جماعت ختم ہو جاتی ہے، اس کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر معلوم ہو کہ پیشاب رك جاتا ہے تو اس کے لیے پیشاب آنے کی صورت میں جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے نماز ادا کرنی جائز نہیں بلکہ اسے پیشاب رکنے کا انتظار کرنا ہو گا اور اس کے بعد وہ استنجا کر کے وضوء کرے اور نماز ادا کرلے چاہے جماعت ختم ہو چکی ہو.

اسے وقت داخل ہونے کے بعد استنجاء اور وضوء جلد کرنا چاہیے، تا کہ وہ نماز باجماعت ادا کر سکے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 408).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (50075) اور (39494) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .